روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 22 اپریل 2009ء 25 ربیع الثانی 1430 ہجری 22 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 88

رات کی تلاوت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کیا کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد کتاب التطوع باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل حدیث نمبر1132)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا کا پاک اور کامل کلام کہ جو اس کے فرائض اور احکام کو دنیا میں لایا اور اس کے ارادوں سے خلق اللہ کو مطلع کیا۔ اُنہیں خاص وقتوں میں نازل ہوا ہے کہ جب اس کے نازل ہونے کی ضرورت تھی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ خدا کا پاک کلام انہیں لوگوں پر نازل ہو کہ جو تقدس اور پاک باطنی میں اعلیٰ درجہ رکھتے ہوں۔ کیونکہ پاک کو پلید سے کچھ میل اور مناسبت نہیں۔ لیکن یہ ہرگز ضرور نہیں کہ ہر جگہ تقدس اور پاک باطنی کلام الٰہی کے نازل ہونے کو مستلزم ہو۔ بلکہ خدائے تعالیٰ کی حقانی شریعت اور تعلیم کا نازل ہونا ضرورات حقّہ سے وابستہ ہے۔ پس جس جگہ ضروراتِ حقّہ پیدا ہو گئیں اور زمانہ کی اصلاح کے لئے واجب معلوم ہوا کہ کلام الٰہی نازل ہو۔ اسی زمانہ میں خدائے تعالیٰ نے جو حکیم مطلق ہے اپنے کلام کو نازل کیا۔ (براہین احمدیہ ، روحانی خزائن جلد 1ص 416)

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ....ہم نے اس کلام کو ضرورتِ حقّہ کے ساتھ اتارا ہے اور ضرورتِ حقّہ کے ساتھ یہ اترا ہے یعنے یہ کلام فی حدِّ ذاتہٖ حق اور راست ہے، اور اس کا آنا بھی حقّاً وضرورتاً ہے یہ نہیں کہ فضول اور بے فائدہ اور بے وقت نازل ہوا ہے۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1ص 649)

پس رحمان مطلق جیسا جسم کی غذا کو اس کی حاجت کے وقت عطا فرماتا ہے۔ ایسا ہی وہ اپنی رحمت کاملہ کے تقاضا سے روحانی غذا کو بھی ضرورتِ حقّہ کے وقت مہیا کر دیتا ہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ خدا کا کلام انہیں برگزیدہ لوگوں پر نازل ہوتا ہے جن سے خدا راضی ہے اور انہیں سے وہ مکالمات اور مخاطبات کرتا ہے جن سے وہ خوش ہے مگر یہ بات ہرگز درست نہیں کہ جس سے خدا راضی اور خوش ہو اس پر خواہ نخواہ بغیر کسی ضرورتِ حقّہ کے کتابِ آسمانی نازل ہو جایا کرے۔ یا خدائے تعالیٰ یونہی بلاضرورتِ حقّہ کسی کی طہارت لازمی کی وجہ سے لازمی اور دائمی طور پر اس سے ہر وقت باتیں کرتا رہے۔ بلکہ خدا کی کتاب اسی وقت نازل ہوتی ہے۔ جب فی الحقیقت اس کے نزول کی ضرورت پیش آ جائے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1ص 419)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
’’قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو۔ بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔‘‘
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 258)

نصیحت بار بار کی جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

’’جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ عام روزمرہ کے جماعتی تقاضوں پر سزا دینے کا اور تعزیر کی دھمکی دے کر نیکیوں پر قائم رکھنے کا رجحان آخرکار نفع مند ثابت نہیں ہوسکتا اور بعید نہیں کہ فوائد کی بجائے نقصانات زیادہ اٹھانے پڑیں ۔ بہترین طریق اَمر بِالْمَعْرُوف اور نَہی عَنِ الْمُنْکَر کا نظام ہے۔ بد رسوم کے خلاف بھی اس کو استعمال کرنا چاہیے۔ بے پردگی اور فحاشی کے رجحانات کو روکنے کے لئے بھی اسے ہی استعمال کرنا چاہیے اور نیک رسم و رواج کے قیام کے لئے بھی اور میانہ روی کو جماعتی کردار کا حصہ بنانے کے لئے بھی یہی سب سے مؤثر طریق ہے......یہی ہتھیار ہے جماعت کے ہاتھ میں جس کو نظام جماعت باقاعدہ نظم و ضبط کے ساتھ جاری کرے اور اس کو نشو و نما دے......

نصیحت اگر ایک دفعہ اثر نہیں کرتی تو پھر کی جائے اور پھر کی جائے حتیٰ کہ ’’ذَکِّرْ‘‘ کا مضمون جاری ہو جائے اور ’’اِنْ نَّفَعَتِ الذِّکْرٰی‘‘ کا نتیجہ ظاہر ہونے لگ جائے۔‘‘ (رپورٹ شوریٰ 1990ء)

(نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

معلومات درکار ہیں

(سیرت وسوانح حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب)

❁ مکرمہ فوزیہ شمیم صاحبہ صدر لجنہ ضلع لاہور تحریر کرتی ہیں۔

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رفیق و داماد حضرت مسیح موعود کی سیرت وسوانح کو ازسرنو ترتیب دیا جا رہا ہے۔ گزارش ہے کہ وہ احباب جماعت جو ان سے کچھ تعلق رکھتے ہوں، ان کی کوئی تحریر اور یادگار واقعہ شامل اشاعت کرنا چاہتے ہوں تو برائے مہربانی جلد از جلد اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو

ہائے وہ سر جو رہِ یار میں قربان نہ ہو
وائے وہ سینہ کہ جو عشق میں بریان نہ ہو
حیف اس روح پہ جو مست رُخ یار نہیں
تف ہے اس آنکھ پہ جو شوق میں گریان نہ ہو
دل یہ کہتا ہے اسی در پہ رما دے دُھونی
نفس کہتا ہے کہ اُٹھ منت میں ہلکان نہ ہو
زندگی ہیچ ہے انسان کی دنیا میں اگر
سینہ میں قلب نہ ہو قلب میں ایمان نہ ہو
آدمی وادیٔ ظلمت میں بھٹکتا مر جائے
راہنمائی کا اگر عرش سے سامان نہ ہو
ہاتھ گر کام میں ہو دل میں ہو رب ارباب
کوئی مشکل نہیں دنیا میں کہ آسان نہ ہو
واعظا شرم سے مر جانے کی جا ہے صد حیف
لب پہ قرآن ہو پر سینہ میں قرآن نہ ہو
نخل ایمان پنپنے کا نہیں زاہد خشک
سینچے کو اسے گر چشمۂ عرفان نہ ہو
چھوڑ کر راہ خدا راہ بُتاں پر مت جا
عقل دی ہے تجھے اللہ نے نادان نہ ہو
نسل آدم ہے تو ابلیس کے پیچھے مت چل
بندہ رحمٰن کا بن بندۂ شیطان نہ ہو
رحم کر ظلم نہ ڈھا آہ غریباں سے ڈر
کام وہ کر کہ جسے کر کے پشیمان نہ ہو
غیر ممکن ہے کٹے راہ طریقت جب تک
جام اعمال نہ ہو بادۂ ایمان نہ ہو
سر میں ہو جوش جنوں دل میں ہو عشق محبوب
خوف دوزخ نہ رہے خواہش رضوان نہ ہو
اب تو خواہش ہے وہاں جا کے لگائیں ڈیرا
دیکھنے کو بھی جہاں صورت انسان نہ ہو
ہوں گنہگار ولے ہوں تو ترا ہی بندہ
مجھ سے ناراض ترے صدقے مری جان نہ ہو
یاس اک زہر ہے بچ اس سے بشیؔر عاصی
فضل ہو جائے گا اللہ کا پریشان نہ ہو

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب

آڑے وقت کی دُعا

یہ دعا حضرت مسیح موعود کے ایک خط سے اخذ کی گئی ہے جو آپ نے 20راگست 1885ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کو تحریر فرمایا۔

اے مرے محسن، مرے پیارے خدا
میں کہ اک ناکارہ بندہ ہوں ترا
پُر گناہوں سے ہوں اور غفلت بھرا
تو نے مجھ سے ظلم پر گو ظلم دیکھا اور گناہوں پر گناہ
پر کیا انعام پر انعام اور احسان پر احسان کیا
پردہ پوشی کی مری اور نعمتیں دیں بے شمار
اب بھی مجھ نالائق و پُر از گناہ پر رحم کر
معاف کر دے ناسپاسی میری، بے باکی میری
بخش دے مجھ کو نجات اس غم سے اے میرے خدا
کوئی چارہ گر نہیں میرا بجز تیرے سوا
آمین ثم آمین

ارشاد عرشی ملک

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

ب۔ بشیر

احمدی خواتین کی عظیم الشان قربانیاں اور صبر و تحمل

انہوں نے خدا کی راہ میں اپنے خاوندوں اور بیٹوں کو قربان کر دیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 30 جولائی 1994ء کو جلسہ سالانہ یو کے (UK) کے موقع پر مستورات میں جو خطاب فرمایا اس کا عنوان تھا

''احمدی خواتین کی عظیم الشان قربانیوں کی دلگداز داستان''! حضور انور کی زبان مبارک سے احمدی خواتین کے صبر و رضا کی جو داستانیں دنیا نے MTA پر سنیں وہ ہمیشہ کے لئے تاریخ احمدیت میں محفوظ رہیں گی۔

حضور نے فرمایا:۔

''وہ زمین پر چلنے والی ایسی تھیں کہ آسمان پر کہکشاں کی طرح ان کے قدموں کے نشانات ہمیشہ تاریخ میں روشن رہیں گے۔

یہ داستانیں نہایت ہی دردناک ہیں اس لئے دعا کریں کہ اللہ مجھے حوصلہ دے کہ اپنے ضبط کو قائم رکھتے ہوئے آپ کے سامنے کچھ واقعات بیان کرسکوں۔ جب میں سرسری نظر سے یہ واقعات پڑھ رہا تھا تو دل کی کیفیت یہ تھی۔

روکے ہوئے ہیں ضبط و تحمل کی قوتیں
رگ رگ پھڑک رہی ہے دلِ ناصبور کی

بیٹوں کی وفات اور رونے پر پابندی

مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مہر دین صاحب گوجرانوالہ بیان کرتی ہیں کہ 1974ء میں جب گوجرانوالہ میں حالات بہت خراب ہوئے تو میرے بیٹے منیر احمد کا ایک غیر احمدی دوست آیا اور کہنے لگا صبح بہت خطرہ ہے راتوں رات کہیں چلے جائیں۔ میرے بیٹے نے کہا کہ ہمیں کہیں جانے کی اجازت نہیں ہم یہیں رہیں گے۔ میرے بیٹے بشیر نے مجھے اور میری بیٹی جمیلہ کو اپنے دوست کے گھر بھجوادیا .... صبح جلوس نے حملہ کر دیا میرے بیٹے تمام دروازے مقفل کرکے اوپر چلے گئے جہاں پہلے بھی پانچ آدمی موجود تھے ہجوم نے ان پر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ بچے چھت پر اِدھر اُدھر بھاگتے مگر بچاؤ کی صورت نہ تھی۔ وہ پچھلی گلی میں اترے تاکہ وہاں سے باہر نکل جائیں لیکن وہاں بھی ہجوم تھا۔ انہوں نے نیچے اترتے ہی ان پر حملہ کر دیا اور ڈنڈوں اور پتھروں سے مار مار کر انہیں (قربان) کر دیا اور انہیں اینٹوں اور پتھروں کے بڑے بڑے ڈھیروں کے نیچے دبا دیا گیا۔ اس موقع پر میرے بیٹوں منیر احمد اور بشیر احمد کے علاوہ سعید احمد، منظور احمد، محمود احمد اور احمد علی بھی (قربان) ہوئے۔ سبھی کو ڈنڈے اور پتھر مار مار کر (قربان کیا گیا)

آپ بیان کرتی ہیں کہ اس قیامت کے گزرنے کا جب مجھے علم ہوا تو ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے لیکن گھر والوں نے رونے بھی نہ دیا کہ تمہارے رونے سے ہماری جان کو خطرہ لاحق ہے۔ ہماری حالت ناقابل بیان تھی۔ اس وقت تو مجھے کچھ علم نہ تھا کہ میرے بیٹوں نے کیسے جان دی ہے اور ان پر کیا گزری ہے بعد میں معلوم ہوا کہ بڑے ظالمانہ اور سفاکانہ طریق سے انہیں مارا گیا............ بڑا کڑا امتحان تھا۔ بیٹوں کے لئے رو بھی نہیں سکتی تھی۔ دل و دماغ میں غموں کا ایک طوفان تھا۔ آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے لیکن کچھ کہنے کی سننے کی اجازت نہ تھی۔

آپ بیان کرتی ہیں کہ بعد میں جب حالات بدلے تو اس گھر میں رہنے کو جی نہیں چاہتا تھا مگر اس ویرانہ میں رہنا ہماری مجبوری تھی۔ پہلے بھی ہم بہت غمزدہ تھے دوسرے اہل محلّہ نے ہمارا بائیکاٹ کر دیا۔ دوکانداروں نے سودا سلف دینا بند کر دیا۔ ہم تمام اشیاء بہت دور سے جا کر لاتے تھے۔ اہل محلّہ ہمیں دیکھ کر رستہ بدل لیتے تھے۔ ان حالات سے ہمیں اور بھی اذیت پہنچی لیکن ہم نے صبر کا دامن نہ چھوڑا۔ یہ تو ہم سے غیروں کا سلوک تھا لیکن اس موقع پر اپنے عزیزوں نے بھی منہ پھیر لیا برسوں کے طے شدہ رشتے توڑ دیئے اور ہمیں نصیحتیں کیں کہ اپنا مذہب چھوڑ دو جس نے سوائے بربادی کے کچھ نہیں دیا۔ لیکن ہم نے ان سب کو چھوڑ دیا اور ہر قدم پر اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے۔

ان حالات میں صبر کرنا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ راضی برضا رہنے کے لئے اور صبر اختیار کرنے کے لئے بھی اللہ کی مدد کی ضرورت ہے اس لئے ابھی سے ہر آئندہ وقت کے لئے امن کے زمانوں میں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اگر اللہ کسی کو آزمائش میں ڈالنے کا فیصلہ فرمالے تو ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے سر اس کے حضور میں خم رہیں اور دل ہر حال میں راضی برضا رہے اور ہمیں صبر کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں تک کہ خدا کی تقدیر ہمارے حق میں کہے کہ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔

پھر حضور انور نے مکرمہ نفیسہ سید صاحبہ بنت سید احمد علی صاحب کا واقعہ سنایا کہ وہ کہتی ہیں کہ:۔

''جون 1974ء میں بپھرے ہوئے ہجوم اور مولویوں کے جلوس نے بہت تباہی مچائی۔ گھروں کو جلایا۔ احمدی گھروں پر پتھراؤ کیا اور اس فساد میں ہم چار بہنیں اور امی جان حیران پریشان چھت پر چڑھیں تو اچانک جلوس کی ایک ٹولی ہمارے گھر کی طرف بڑھی اور کہنے لگی یہ مرزائیوں کے مربی کا گھر ہے پہلے اسے آگ لگاؤ۔

میرے چھوٹے بھائی سید والی احمد صادق اور میرے ابا جان سید احمد علی صاحب دونوں ہی (بیت) میں تھے اور (بیت) دشمنوں میں گھری ہوئی تھی وہ دونوں کسی نہ کسی طرح وہاں سے نکلے اور ہم چاروں بہنوں کو ایک قریبی احمدی محمود احمد صاحب امینی کے گھر چھوڑ آئے یہ عشاء کا وقت تھا۔ جب ہم چاروں بہنیں امینی صاحب کے گھر پہنچیں تو دیکھا کہ دیگر احمدیوں کی لڑکیاں اور عورتیں بھی وہاں موجود تھیں۔ ہم چھت پر بیٹھ کر ایمان کی سلامتی اور احمدیت کی ترقی کی دعائیں کرتی رہیں۔

یکم جون کو تقریباً صبح کے پونے چار بجے پانچ رائفل بردار امینی صاحب کے گھر کی چھت پر آ گئے جنہیں دیکھتے ہی مرد اور عورتیں چوبارہ کے کمروں میں چلے گئے۔ کمرے صرف دو تھے ایک میں مرد اور دوسرے میں عورتیں جمع ہو گئیں۔ حملہ آور سر پر آ پہنچے اور ان کی رائفلیں شعلے برسانے لگیں۔ آہ و فغاں کا شور بلند ہوا۔ گولیاں چلتی رہیں۔ دروازے ٹوٹنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ہم اپنے کمزور ہاتھوں سے دروازوں کو تھامتے رہے۔ اس وقت ہماری حالت یہ تھی کہ ہم نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہم اس دنیا کو دوبارہ دیکھ سکیں گے یا نہیں؟ ہاتھ پاؤں میں خوف سے رعشہ طاری تھا اور ایسی کیفیت تھی جسے بیان کرنے کا حوصلہ نہیں۔

اچانک مردوں کی جانب سے دروازہ ٹوٹا جہاں محمود صاحب اور ان کے نوجوان بھانجے اشرف صاحب تھے۔ چند لمحوں کے بعد ان کی دلدوز چیخوں کی آواز کانوں کے پردے پھاڑتی ہوئی آئی ماموں بھانجا خاک و خون میں تڑپ رہے تھے ایسا منظر کہ جسے دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ محمود صاحب کی ٹانگ سے خون کے فوارے بہہ رہے تھے ان کی اہلیہ چھت پھلانگ کر اپنے غیر از جماعت عزیزوں کے ہاں گئیں اور کہا کہ ہمارے گھر میں گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔ میرا میاں اور ان کا بھانجا زخمی حالت میں تڑپ رہے ہیں آپ ہی کچھ مدد کریں۔ مگر ان کا جواب یہ تھا کہ تمہارے ساتھ ہم اپنی جانیں کیوں گنوائیں۔ حملہ آور تو چلے گئے مگر زخمیوں کی چیخوں سے آسمان تھرا رہا تھا۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر ضبط کی تمام سلیں چکنا چور ہو گئیں۔ ہم نے باہر آ کر ان کے منہ میں پانی ڈالا اور پولیس سے ٹیلیفون پر رابطہ کیا اور ان کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ مگر پولیس تو ایسی چھپی کہ ڈھونڈو تو اس کا نشان نہ ملے۔

اسی طرح گوجرانوالہ میں جب حکیم نظام جان صاحب کے گھر کو آگ لگائی گئی تو تمام اہل خانہ نچلی منزل پر تھے۔ یہ سب دوسری منزل پر چلے گئے۔ جلوس نے یہاں بھی پیچھا نہ چھوڑا اور دوسری منزل کو بھی آگ لگا دی۔ باہر نکلنے کے تمام راستے بند تھے۔ سڑک پر ہزاروں کا مجمع ہر طرح کے کیل کانٹوں سے لیس ان کی بوٹیاں کرنے کو تیار کھڑا تھا۔ جب یہ بچے اور عورتیں تیسری منزل پر پہنچے تو وہ بھی آگ کی لپیٹ میں آ گئی۔ سیڑھیاں بھی جل گئیں۔ اب نیچے اترنے کے لئے کوئی راستہ نہ تھا اور آگ بڑی تیزی سے پھیل رہی تھی بچے سہم کر بڑوں سے چمٹے ہوئے تھے۔ لیکن سبھی بے بس تھے اور دعائیں کر رہے تھے۔ نیچے گلی میں ہجوم اس انتظار میں تھا کہ کب یہ لوگ جل جائیں یا چھلانگیں لگائیں تو ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔

اس موقع پر سامنے کے گھر والوں نے ہمدردی کی اور لکڑی کا ایک تختہ اپنے گھر کی چھت سے اس جلتے ہوئے گھر کی چھت تک رکھا۔ یہ تختہ اتنا چوڑا بھی نہ تھا کہ ایک آدمی بآسانی اس پر سے گزر سکے لیکن ایمان کی مضبوطی سے اس خاندان کا ایک ایک بچہ اس پر سے گزر گیا۔

حضور نے بتایا۔ مکرمہ سعیدہ افضل صاحبہ جو حضور کے عزیز دوست اور کلاس فیلو مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر (قربان راہ مولا) کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ:۔

(قربانی) سے چند روز پہلے کی بات ہے کہ افضل عشاء کی نماز پڑھ کر آئے تو میں بستر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ دیکھ کر کہنے لگے سعیدہ کیوں رو رہی ہو؟ میں نے کہا کہ کتاب ''روشن ستارے'' پڑھ رہی تھی اور میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں بھی رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ہوتی اور میرا نام بھی کسی نہ کسی رنگ میں کتاب میں آتا۔ اس پر افضل صاحب کہنے لگے یہ آخرین کا زمانہ ہے۔ اللہ کے حضور قربانیاں پیش کرو تو اولین میں شمار کی جاؤ گی۔

31 مئی کی رات احمدیوں کے خلاف فسادات شروع ہو گئے۔ ساری رات جاگ کر دعائیں کرتے گزر گئی۔ مجھے یہ وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ اپنے شوہر اور بیٹے کے ساتھ یہ آخری رات ہے۔

یکم جون کو جلوس نے حملہ کر دیا۔ ہم عورتوں کو افضل صاحب نے ہمسایہ کے گھر بھیج دیا اور خود باپ بیٹے گھر پر ٹھہر گئے۔ سارا دن حملہ ہوتا رہا اور توڑ پھوڑ کی آوازیں آتی رہیں مگر ہمیں کچھ پتہ نہ تھا کہ باپ بیٹے کو (قربان) کر دیا گیا ہے اور ظالموں نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ حضور نے بتایا کہ ظالموں نے پہلے بیٹے کو باپ کے سامنے (قربان) کیا اور اس دردناک

طریق پر (قربان) کیا کہ ایک غیر احمدی جو اس مجمع میں شامل ہوا تھا وہ اس واقعہ کو دیکھ کر اپنے حواس کھو بیٹا۔ پھر رفتہ رفتہ اسے ہوش آیا تو اس نے بتایا کہ جب افضل سے کہا گیا کہ مرزا غلام احمد کو گالیاں دو تو انہوں نے کہا کہ تم مجھے اپنے بیٹے سے بھی کمزور ایمان والا سمجھتے ہو جس نے میرے سامنے اس بہادری سے جان دی ہے جب آخری وقت سسکتے ہوئے وہ پانی مانگ رہا تھا تو گھر پر جو عمارت کے لئے ریت پڑی تھی وہ اس کے منہ میں ڈالی گئی۔ افضل صاحب نے کہا تم جو چاہو کر لو میں اپنے ایمان میں متزلزل نہیں ہوں گا۔ اس پر انہیں اور بھی دردناک طریق پر (قربان) کیا گیا پھر انہیں ننگا کر کے ان کی نعشیں تیسری منزل سے نیچے پھینک دی گئیں.........۔

محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ چوہدری منظور احمد صاحب (قربان راہ مولا) لکھتی ہیں کہ:۔

جون 1974ء میں جب حالات خراب ہوئے تو ایک مولوی کے کہنے پر میرے بیٹے مقصود احمد کو پولیس دوکان پر سے گرفتار کر کے لے گئی اور حوالات میں بند کر دیا۔ اگلے دن جلوس نے گھروں پر حملہ کر دیا۔ عورتوں کو ایک احمدی کے گھر جو بظاہر محفوظ تھا پہنچا دیا۔ شام تک ہمیں کوئی خبر نہ ملی۔ بعض لوگوں نے بتایا کہ ہمارے گھروں کو جلوس نے آگ لگا دی ہے اور وہاں پر موجود تمام افراد زخمی ہو گئے ہیں۔

دشمنوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ اس گھر میں جہاں ہم نے پناہ لی تھی عورتیں چھپی ہوئی ہیں لہٰذا اس گھر پر بھی حملے کا خطرہ بڑھ گیا۔ ہم رات کے اندھیرے میں وہاں سے نکل کر راہوالی چلی گئیں اس وقت ہمیں کچھ علم نہ تھا کہ ہمارے پیاروں سے کیا بیتی ہے۔ اگر وہ زخمی ہیں تو کہاں ہیں؟

اس وقت شام کو جب ایک ٹرک چھ شہیدوں کی لاشوں کو لے کر راہوالی پہنچا تو اس وقت ہمیں پتہ چلا کہ ہمارے پیارے تو (قربان) ہو چکے ہیں.........

میرے میاں منظور احمد، بیٹا محمود احمد اور داماد سعید احمد تو (قربان) ہو چکے تھے۔ چھوٹا بیٹا شدید زخمی تھا اور بڑا بیٹا حوالات میں بند تھا اسے اپنے گھر والوں کی کچھ خبر نہ تھی کہ ان پر کیا قیامت گزر گئی ہے.........تفصیلات بیان کرتے ہوئے صفیہ صدیقہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ (ایک سپاہی کا بیان) یکم جون کو سول لائن میں ایک گھر کی چھت پر جو معرکہ میں نے دیکھا کہ وہ آج سے چودہ سو سال پہلے صرف تاریخ (دین حق) میں پڑھنے کو ملا تھا کہ کس طرح.........(دین حق) پر جان نثار کرتے تھے۔ اس سپاہی نے کہا کہ میں اس لڑکے کو کبھی نہ بھلا سکوں گا جس کی عمر بمشکل سترہ (17) اٹھارہ (18) برس ہو گی سفید رنگ لمبا قد اس کے ہاتھ میں بندوق تھی (یہ حلیہ محترمہ صفیہ صدیقہ کے بیٹے محمود احمد طاہر کا تھا) ہمارے ایک ساتھی نے جاتے ہی اس کے ہاتھ پر ڈنڈا مار کر بندوق چھین لی۔ جلوس اس لڑکے پر تشدد کر رہا تھا جلوس میں سے کسی نے کہا مسلمان ہو جاؤ کلمہ پڑھ لو تو اس نے کلمہ پڑھا اور کہا کہ میں سچا احمدی ہوں مومن ہوں جلوس میں سے کسی نے کہا کہ مرزا کو گالیاں دو اس لڑکے نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا کہ میں نے کبھی گالی نہ دی ہے اور نہ سنی ہے اور تم مجھے اس ہستی کو گالیاں دینے کو کہہ رہے ہو جو اس جان سے بھی پیارا ہے اور ساتھ ہی اس نے حضرت مسیح موعود زندہ باد، احمدیت زندہ باد کا نعرہ لگایا، نعرہ لگانے کی دیر تھی کہ جلوس نے اس لڑکے کو چھت پر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا۔ اینٹوں اور پتھروں کی بارشیں تو پہلے ہی اس پر ہو رہی تھیں مزید چھت پر بنے پردے کی جالیاں توڑ کر اس پر پھینکیں اور اس لڑکے نے میرے سامنے اپنی جان نثار کر دی۔

مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ اپنے بیٹے محمود احمد (قربان راہ مولا) کے بارے میں لکھتی ہیں کہ میرا بیٹا محمود نہایت خوبصورت، خوب سیرت اور پاک طینت تھا۔ پانچ وقت کا نمازی، دعوت الی اللہ کا دھنی تھا۔

حضور نے ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:۔

میرے شوہر قریشی محمود احمد صاحب (قربان راہ مولا) کو (قربانی) کا شوق تھا۔ 1974ء میں جب مخالفت زوروں پر تھی تو ہر موقعہ پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا......... 1982ء میں ان کے ماموں زاد بھائی مقبول احمد کو پنوں عاقل میں (قربان) کر دیا گیا.........تو کہا اے مقبول یہ رتبہ خوش نصیبوں کو حاصل ہوتا ہے کاش مجھے بھی یہ رتبہ حاصل ہو اور میں بھی ربوہ میں آؤں......... پولیس نے زمین بیچ کر انہیں کہیں اور چلے جانے کا مشورہ دیا تو آپ نے جواب دیا کہ مخالفت تو ہر جگہ ہے اگر مجھے (قربانی) ملنی ہے تو کہیں بھی مل سکتی ہے......... ہمارے بیٹے سکول جاتے تو مولویوں کے کہنے پر لڑکے ان کو پتھر مارتے اور اساتذہ بھی سختی کرتے......... ہر قسم کے حربے آزمائے گئے تمام ظلم روا رکھے گئے مگر قریشی محمود صاحب ثابت قدم رہے.........ایک دن ایک دوست کو ملنے گئے۔ چودہ (14) سالہ بیٹا بھی ساتھ تھا واپسی پر تین آدمیوں نے اچانک گلی سے نکل کر آپ پر فائر کر کے (قربان) کر دیا۔ میری بچیوں کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے کہ ہمارے والد نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

پہلی احمدی خوش قسمت خاتون

حضور نے ان دردناک واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا مکرمہ رخسانہ طارق صاحبہ جون 1986ء کو عید کے دن (قربان راہ مولا) ہوئیں.........۔

رخسانہ نے عید کی نماز پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ طارق کے بڑے بھائی نے جو غیر احمدی تھا مخالفت کی اور ڈانٹ کر منع کر دیا۔ وہ طارق سے کہنے لگی کہ ہم ربوہ چلے جاتے ہیں۔ یہ پابندی اس پر بہت گراں تھی۔ پھر وہ پرانے کپڑوں میں عید کی نماز پڑھنے چلی گئی۔ حالانکہ شادی کے بعد یہ اس کی پہلی عید تھی.........۔

عید کی نماز میں وہ بہت روئی اور واپسی میں آتے ہوئے وہ بہت خوش تھی۔ سب کے لئے ناشتہ تیار کیا۔ اس کے خاوند بتاتے ہیں کہ میں حیران تھا کہ آج اتنی خوش کیوں ہے۔ وہ گھر میں سب کو خوشی خوشی ملی۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ اس کے آخری لمحات ہیں۔ طارق کا بڑا بھائی گھر آیا۔ آتے ہی گولی چلائی اور وہ (قربان) ہو گئی۔

طارق صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اکثر کہا کرتی تھیں میں جب اللہ کو پیاری ہو جاؤں تو مجھے پہاڑوں کے قریب دفن کر دینا۔ چنانچہ ربوہ کے پہاڑوں کے دامن میں ہی دفن ہوئیں۔

محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مقبول احمد صاحب (قربان راہ مولا) بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر مقبول احمد صاحب نے 1967ء میں بیعت کی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مولوی آپ کو بہت تنگ کرتے تھے اور دھمکیاں دیتے تھے۔ آپ کا لکڑی کا ایک آرا تھا۔ ایک دن ایک نقاب پوش شخص لکڑی خریدنے کے بہانے سے آیا اور خنجر نکال کر آپ پر پے در پے وار کر کے (قربان) کر دیا۔

شوہر کی شہادت پر سسرال والوں نے کہا احمدیت چھوڑ دو تو ہم تمہیں پناہ دیں گے۔ دشمن بھی دھمکیاں دیتے تھے کہ احمدیت چھوڑ دو اور ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ ہم تمہیں سینے سے لگائیں گے لیکن آپ نے ان سب باتوں کو رد کر دیا اور کسی قیمت پر احمدیت چھوڑنا گوارا نہ کیا جس کی خاطر آپ کے شوہر نے جان دی تھی۔

محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے خاوند اور چار بچوں کے ساتھ ضلع کوہاٹ کے علاقہ ٹل میں مقیم تھی۔ اس علاقہ میں کوئی احمدی گھرانہ نہ تھا۔

1953ء کے فسادات میں وہاں مخالفت کی آگ بھڑک اٹھی۔ مخالفین میرے خاوند کو دھوکہ دے کر لے گئے اور غیر علاقہ میں جا کر (قربان) کر دیا۔ جب آپ کو (قربانی) کی خبر ملی تو ارد گرد کوئی بھی آپ کا دوست نہ تھا۔ سب مخالف تھے۔ اپنے آپ کو دلاسا دیا اور ہمت کر کے بچوں کو خدا کے سپرد کر کے اپنے میاں کی لاش تلاش کرنے کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔ جس قسم کے حالات تھے لاش کا ملنا ممکن نہ تھا۔ آپ لاش تلاش کرتی پھرتی تھیں اور شہر کے لوگ ان کے قتل پر خوشیاں منا رہے تھے۔ آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ کوئی آپ کے غم میں آپ کا ساتھی نہ تھا۔

آخر آپ نے نعش حاصل کر لی اور ٹرک کا انتظام کیا۔ نعش کو ٹرک میں رکھ کر چاروں بچوں کو لے کر ربوہ روانہ ہو گئیں۔ سسکیوں اور آہوں میں زیر لب دعائیں کرتی رہیں۔ لوگ آپ کا بلند عزم، حوصلہ اور صبر و تحمل دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔

آپ کے شوہر کی دوکان لوٹ لی گئی۔ قاتل وہاں دندناتا پھرتا تھا لیکن کوئی بھی اسے پکڑنے والا نہ تھا۔ لیکن خدا کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔ وہ پاگل ہو گیا اور دیوانگی کی حالت میں گلیوں میں نیم برہنہ پھرتا تھا اور کچھ عرصہ نظر آنے کے بعد کہیں گم ہو گیا اور وہ شخص جو مریض کے بہانے ڈاکٹر صاحب شہید کو بلانے آیا تھا۔ وہ بھی اپنے بھائی کے ہاتھوں بیوی بچوں سمیت قتل ہو گیا۔

حضور نے فرمایا کہ خداتعالیٰ کی طرف سے ظالموں کی پکڑ ضرور ہوتی ہے خواہ ہم ان باتوں کا تتبع کریں یا نہ کریں۔ جماعت کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور خدا کی راہ میں (قربان) ہونے والوں سے خدا نے جو سلوک کیا اور ان کے دشمنوں سے جو سلوک کیا اس پر نظر رکھیں اور تحقیق کے ذریعے مستند واقعات محفوظ کئے جائیں۔

پھر حضور نے اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر منور احمد صاحب (قربان راہ مولا) سکرنڈ کا واقعہ بیان فرمایا۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ:۔

ڈاکٹر صاحب کی (قربانی) سے قبل ان کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ میری سونے کی چوڑیوں میں سے ایک چوڑی ٹوٹ کر گر گئی ہے اور ساتھ ہی بہت بڑا ہجوم ہے اور عورتیں باری باری میرے گلے لگ کر رو رہی ہیں اور میں سمجھ نہ سکی کہ وہ کیوں رو رہی ہیں۔ صبح اٹھ کر پریشان رہی، صدقہ دیا مگر یوں محسوس ہوا کہ جسم میں سے جان نکل گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو خواب سنائی تو کہنے لگے اللہ پر بھروسہ رکھو جو رات قبر میں آنی ہے وہ ہرگز باہر نہیں آئے گی۔ بہت بہادر تھے اور کہا کرتے تھے کہ (قربانی) ہر کسی کو نہیں ملتی۔ یہ نصیبوں والوں کا حصہ ہے۔ کاش یہ رتبہ مجھے بھی نصیب ہو۔

سکرنڈ کے حالات خراب ہوئے تو مجھے کہنے لگے کہ ربوہ چلی جاؤ۔ مگر میں نہ مانی اور کہا کہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ جب (قربانی) کا دن آیا تو کلینک میں دو آدمی آئے اور آپ کو گولی مار کر (قربان) کر دیا۔

بیان کرتی ہیں کہ شدید گرمی میں پونے تین بجے کے قریب تینوں بچے سوئے ہوئے تھے کہ اچانک اٹھ کر چیخیں مارنے لگے۔ میں پہلے ہی بے چین تھی کہ اتنے میں کمپوڈر روتا ہوا آیا اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کو کسی نے گولی مار دی ہے۔ بہت ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ پولیس آئی اور لاش لے گئی۔ ایک غم کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ بڑی تکلیف میں یہ دن کٹے.........۔ بچے پوچھتے ہیں تو میں ان کو سمجھاتی ہوں کہ تمہارے ابو کو شہادت کا شوق تھا وہ انہیں نصیب ہو گئی۔

مکرمہ ثریا صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ وہ گوجرانوالہ میں علی پور میں رہتی تھیں۔ 1974ء کے ہنگاموں میں جب وہاں پر جلوس نکلے تو ایک رات پانچ چھ آدمی ہمارے گھر آ گئے۔ میری تائی جان نے پوچھا تم کیا چاہتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے گھروں کو اور تم کو جلانا چاہتے ہیں۔ میری تائی جان نے ان سے کہا کہ بے شک ہمارے گھروں کو جلا دو لیکن ہمیں یہاں سے نکل جانے دو۔ اتنے میں میرے بہنوئی عنایت صاحب بھی آ گئے۔ انہوں نے میرے بہنوئی اور میرے والد غلام قادر صاحب کو پکڑ لیا۔ میرے سامنے ان کو زبردستی گھسیٹتے ہوئے باہر لے گئے۔ اکیلی عورت تھی کچھ نہ کر سکی تھی اور میرے دیکھتے دیکھتے ان

دونوں کو گولیاں مار کر (قربان) کر دیا۔ اللہ نے مجھے صبر کی توفیق بخشی۔ دو ماہ بعد میری والدہ بھی وفات پا گئیں۔ بہت تکلیف دہ حالات تھے۔ مگر اللہ نے ہر موقعہ پر ثابت قدم رکھا۔

محترمہ امۃ اللہ صاحبہ اور امۃ الرشید صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب (قربان راہ مولا) بیان کرتی ہیں کہ 1984ء میں جب حالات خراب ہوئے تو آپ کو کئی دفعہ دھمکی آمیز خط آئے کہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ لیکن آپ کو ان دھمکیوں سے کوئی خوف اور ڈر نہ تھا بلکہ نماز تہجد میں (قربانی) کی دعا مانگا کرتے تھے۔ آخر ایک روز ایک شخص مریض بن کر آیا اور مسیحا کی جان لے لی۔ اس نے کئی فائر کئے اور ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت شہادت کا عظیم درجہ حاصل کر لیا۔

آبِ زم زم سے دھلے ہوئے دو کفن مکہ سے لائے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ ان میں ان کو کفنایا جائے۔ اصولاً شہید کو کفن نہیں دیا جاتا مگر ڈاکٹر صاحب کے کپڑے خون میں لت پت تھے۔ جو پولیس نے لے لئے اور ڈاکٹر صاحب پر وہی کفن والی چادر ڈالی گئی۔

مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت اہلیہ ڈاکٹر انعام الرحمان صاحب انور (قربان راہ مولا) بیان کرتی ہیں کہ جب ایک دن لوگوں نے آپ کو حالات خراب ہونے اور اس کے نتیجے میں خطرات سے آگاہ کیا تو آپ نے یہ کہہ کر علاقہ چھوڑنے سے انکار کر دیا کہ پھر تو یہ علاقہ احمدیت سے خالی ہو جائے گا۔ آپ کے بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب نے سندھ چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ مگر اس وقت بھی ہامی نہ بھری۔ بلکہ کہنے لگے کہ شاید سندھ کی سرزمین میرا خون مانگتی ہے اور پھر سینے پر ہاتھ مار کر کہنے لگے کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔

ڈاکٹر صاحب مجھے کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ جیسی دردمند، محبت کرنے والی اور دین کی راہوں پر قدم مارنے والی ساتھی عطا کی ہے۔ آخری دن جب ہم دونوں بازار گئے ہوئے تھے تو ایک دوکان پر مجھے انتظار کرنے کے لئے کہا اور ساتھ ہی ایک سٹول لاکر رکھ دیا کہ آپ یہاں بیٹھیں۔ یہ گوارا نہ تھا کہ میں بے آرامی میں کھڑے ہو کر انتظار کروں۔ ساتھ ہی گوشت کی دوکان تھی ڈاکٹر صاحب گوشت لے کر پیسے نکالنے لگے تو پیچھے سے اچانک دشمنوں نے حملہ کر دیا اور آپ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ آپ کی لاش خون میں لت پت تھی۔ ان کی شہادت کا منظر بڑا دردناک تھا۔ میرے سامنے تڑپتے تڑپتے جان دی۔ اللہ نے محض اپنے فضل سے مجھے صبر کی توفیق دی۔

یہ وہ داستانیں ہیں جن سے احمدیت زندہ ہے۔ ....خود بھی زندہ ہوتے ہیں اور ان قوموں کو بھی زندہ کر جاتے ہیں جن سے وہ وابستہ ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی کی گواہی جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے۔ اس کے ہم سب گواہ ہیں۔ حقیقت میں............ کی زندگی سے قومیں زندگی پایا کرتی ہیں............۔

............جو............ کا مرتبہ پانے والے ہیں وہ کبھی مر نہیں سکتے۔ آسمان کا خدا گواہ ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور آپ ہی کی زندگی سے آپ کے پیچھے رہنے والی قومیں زندہ رہیں گی اور اسی کا فیض پاتی رہیں گی۔

(ماخوذ از مصباح اکتوبر 1994ء صفحہ 5 تا 16)

حضور انور 26/ اگست 1994ء کو جرمنی کے جلسہ میں مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مکرمہ نسیم لطیف صاحبہ جمال پور سندھ سے لکھتی ہیں کہ 24 یا 25 مئی 1985ء کا دن تھا کہ عصر کی نماز کے بعد ہماری گوٹھ جمال پور کو سکھر کی پولیس نے گھیرے میں لے لیا اور میرے شوہر لطیف صاحب اور آپ کے والد کو بھی گرفتار کر کے لے گئے اور کہا کہ جب تک ایوب نہیں ملتا آپ دونوں ہماری حراست میں رہیں گے............ آخر جب ایوب پکڑا گیا تو اس کو ساری رات الٹا لٹکاتے تھے اور ساتھ ڈنڈوں اور جوتوں سے مارتے اور جھوٹ بولنے پر مجبور کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون ہے جس نے............ مدرسے کو آگ لگائی تھی۔ یا بم پھینکا تھا۔ تو جب وہ کہتا کہ مجھے علم نہیں تو پھر مارنا شروع کر دیتے۔ یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو جاتا............ بعد میں جب ایوب سے میں نے پوچھا کہ تم اتنی اذیت برداشت کس طرح کرتے تھے؟ تو اس نے بتایا کہ آپ کو سن کر جتنی تکلیف ہو رہی ہے مجھے اس سے کم ہو رہی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسا فضل کر دیا تھا کہ باوجود الٹا لٹکنے کے اور شدید زدوکوب کے تکلیف کا احساس معمولی تھا۔ پولیس والے بھی حیران ہوتے تھے کہ اس قدر اذیت دینے کے باوجود اس کو کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ تو دراصل یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بعض دفعہ اس وقت غیر معمولی طور پر انسان کی حفاظت فرماتا ہے۔

یہی بات 1974ء کے فسادات میں بھی ایک احمدی نے بتائی جس کو اینٹوں سے کوٹا گیا تھا۔ ان کا منہ کرچیوں کا ایک تھیلا بن گیا تھا۔ ہڈیاں، دانت ٹوٹے اور بہت دردناک حالت تھی۔ خدا نے بچا لیا۔ بعد میں جب سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو تب بھی ان کا منہ زخموں سے اسی طرح بگڑا ہوا تھا۔ ان سے میں نے ایک دفعہ پوچھا کہ مجھے بتائیں اس وقت آپ کی حالت کیا تھی۔ جب اس قدر خوفناک سزا دی جا رہی تھی۔ اینٹوں سے منہ کوٹنا کوئی معمولی بات تو نہیں تو مسکرا کر کہا چپ ہی کر جائیں۔ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ میں نے بڑی قربانی کی ہے مگر مجھے تو کچھ بھی نہیں پتہ لگا اور اس وقت مجھے سمجھ آئی کہ لوگ شہادت کی دعائیں کیوں کیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ کے ساتھ شامل ہو کر، تکلیفیں اٹھا کر، زخم کھا کر، پھر کیوں شہادت کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ خدا اپنے فضل کے ساتھ ایسی تائید فرماتا ہے کہ انسان کو شدید زخموں کے باوجود دکھ نہیں ہوتا جو دشمن سمجھتا ہے کہ ہم اسے پہنچا رہے ہیں۔ اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہر زخمی ہونے والے کی یہی کیفیت ہو گی مگر یہ ایسی دو گواہیاں ہیں جن کا میں خود گواہ ہوں اور بلا تکلف انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے موقع پر ہماری حفاظت فرماتا رہا ہے۔

نسیمہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ ہم نے اپنے گھروں کے خود پہرے دیئے۔ لطیف صاحب اور ان کے والد صاحب کے علاوہ 27 دیگر احمدیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ سکھر کے حالات سنگین تر ہوتے گئے۔ گیارہ احمدی (قربان راہ مولا) ہو گئے............ ان حالات میں سکھر کوئی قیادت کی ضرورت تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ دین کو پیش کرنے کے لئے اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی سوائے لطیف صاحب کے اور میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ توفیق دے کہ میں اپنا پیارا خاوند دین کے لئے پیش کر دوں۔ کہتی ہیں ایسی میری دعا قبول ہوئی کہ ان شدید خطرات کے دنوں میں جبکہ سکھر جانا ہی ایک احمدی کے لئے خطرے کا موجب تھا ان کے میاں کو سکھر کا امیر مقرر کر دیا گیا اور ان کو اپنا زمیندارہ چھوڑ کر سکھر جانا پڑا اور نسیمہ صاحبہ بھی ان کے ساتھ ہی گئیں۔

کیونکہ میں اس زمانے میں ان سب لوگوں سے رابطہ رکھتا تھا اور میری خدمات میں اولین خدمت ان حادثات سے متاثر ہونے والوں کے لئے وقف تھیں۔ اس لئے میں جانتا ہوں۔ ان کے ساتھ میرا مسلسل رابطہ رہا۔ بڑے حوصلے سے نسیمہ، ان کے والد اور لطیف کے والد پھر ان کے بچوں نے غیر معمولی بہادری اور ہمت سے احمدیت کی خاطر اپنے دوسرے مظلوم بھائیوں کی حفاظت کی اور ان کے مقدمے لڑے اور ان کی ضرورتیں پوری کیں اور اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ان کو بھی خطرات سے بچا لیا۔

ایک دفعہ انہوں نے مجھے لکھا کہ ہمارے گھروں کے اوپر موت کے نشان لگ چکے ہیں اور حملہ آور آتے رہتے ہیں اور ہمیں متنبہ کر دیا گیا ہے کہ تمہاری زندگی کے چند دن رہ گئے ہیں اور ساتھ ہی مجھے تسلی دی کہ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ ہمیں کوئی خطرہ نہیں جو منصب جماعت نے ہمارے سپرد کیا ہے ہم اس پر قائم رہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو منصب پر بھی قائم رکھا اور ان کی حفاظت بھی کی۔

یہ خود بیان کرتی ہیں کہ ایک دن گیٹ پر ایک نامعلوم خط پڑا دیکھا۔ ایسے خطوط پہلے گیارہ (قربان راہ مولا) ہونے والوں کو بھی لکھے گئے تھے۔ کہ توبہ کر لو ورنہ تمہیں فلاں فلاں وقت ختم کر دیا جائے گا اور عین اسی طرح ہوتا اور وقت مقررہ پر ان کو (قربان راہ مولا) کر دیا جاتا۔ خط دیکھ کر دکھ کی شدت سے میرا جسم کانپ رہا تھا............ میں نے انتہائی گریہ وزاری سے اپنے مولا کے حضور التجا کی کہ یا باری تعالیٰ اتنی جلدی! تین چار سال تو ہمیں خدمت کا موقع دیا ہوتا۔ اللہ نے ہی پھر حفاظت فرمائی اور وہ خط بے اثر ہو گیا۔

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محمد زمان صاحب لکھتی ہیں کہ میں نے احمدیت کی راہ میں شروع سے بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ بہت ظلم برداشت کئے ہیں۔ ہماری رہائش چنیوٹ میں تھی۔ ایک دفعہ جلوس کی شکل میں مخالفین اکٹھے ہو کر آ گئے اور گھر کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ ہمسایوں نے بڑی بہادری سے ہمارا دفاع کیا اور اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔

حضور فرماتے ہیں:۔

............میں دیکھ رہا ہوں کہ آئندہ چند سالوں میں عظیم انقلاب رونما ہونے شروع ہو جائیں گے اور ملکوں کے ملک اور قوموں کی قومیں انشاء اللہ احمدیت میں داخل ہوں گی لیکن آپ یاد رکھیں کہ یہ ساری باتیں ان احمدی مظلوموں کی آہوں کا ثمر ہیں، ان مار کھانے والے بچوں کی بلکتی دعاؤں کا ثمر ہیں، ان سسکیوں کا ثمر ہیں جو ماؤں نے لیں جو اپنے بچوں اور بچیوں کے زخمی ہاتھوں کو دیکھ کر کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔ ہم بھول سکتے ہیں ان باتوں کو اور بسا اوقات قومیں اپنی ایسی دردناک تاریخ کو بھلا بھی دیا کرتی ہیں مگر خدا نہیں بھولتا۔ اس کی قربانی کرنے والے کی ایک ایک ادا پر نظر ہوتی ہے اس کی ایک ایک سانس کی قیمت ادا کرتا ہے۔ ہر دکھ کے بدلے احسانات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیتا ہے۔ پس اب جو فضل جماعت پر ہو رہے ہیں اور یہاں آنے کے بعد جو آپ لوگوں کی کایا پلٹی ہے تو ہمیشہ ان مظلوموں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے عظیم قربانیاں پیش کیں مگر اپنے ایمان کو بچایا اور راہ صداقت پر ثابت قدم رہے ان عورتوں کی قربانیاں بھی ہمیشہ انشاء اللہ احمدیت کی تاریخ میں زندہ رہیں گی اور اس لائق ہیں کہ زندہ رکھی جائیں............

............امر واقعہ یہ ہے کہ تمام مذاہب کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ جس جگہ بھی، جس ملک میں بھی، جس قوم میں بھی خدا کے پیغام نے ترقی کی ہے، خدا والوں نے ترقی کی ہے وہاں ضرور شدید ردعمل ظاہر ہوتا ہے۔ آج نہیں تو کل ایسا ہو گا۔ اس وقت کی تیاری کے لئے اپنے بچوں کو، اپنی نسلوں کو ان قربانیوں کے تذکرے، قصے سناتی رہیں۔ ان کے دلوں میں عزم پیدا کرنے کے لئے ڈرانے کے لئے نہیں، حکمت کے ساتھ اور پورے عزم کے ساتھ، آپ کے تذکرے ان کے دل میں خوف نہیں بلکہ قربانی کے لئے ولولے پیدا کریں۔ نئے جوش سے ان کو بھر دیں اور وہ اپنے آپ کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار پائیں کہ خدا کی خاطر جو بھی سرزمین خون مانگے گی وہ اپنا خون پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے۔

اگر احمدی مائیں اس نصیحت پر عمل کریں تو پھر احمدیت کو دنیا میں کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ ایسی عظیم مائیں ہی ہیں جو اپنے دودھ میں بچوں کو قربانیوں کی تمنائیں پلاتی ہیں، شہادت کی آرزوئیں پلاتی ہیں اور صبر و استقامت کے راز پلاتی ہیں اور ایسی ماؤں کے بچے ہمیشہ قوموں کی زندگی کا موجب بنا کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب شہید بھی ہو جائیں تو ان کو مردہ نہ کہو کیونکہ وہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دئے گئے ہیں......"

(الفضل انٹرنیشنل 10 تا 16 نومبر 1995ء)

احمدی خواتین کے کثرت سے اس دعا کے لئے حضور کی خدمت میں خط آتے ہیں کہ انہیں خدا کی راہ

میں جانی قربانی کی سعادت نصیب ہو۔انہیں مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

''احمدی خواتین قربانیوں میں ہرگز اپنے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔وہ بیوگان جو پیچھے رہ گئی ہیں،ان کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ قربانی کے ثواب سے محروم رہ گئیں۔یہ غلط خیال ہے۔مردوں کو خدا کی راہ میں جانی قربانی کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظمت کے اندر ان بیواؤں کی عظمت بھی شامل ہوتی ہے۔اسی طرح سب مائیں جن کے بیٹے اور بہنیں جن کے ویر خدا کی راہ میں مارے گئے یہ سب قربانیوں میں شامل ہیں اور عورتیں ہرگز قربانیوں میں مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔'' (خطبہ جمعہ فرمودہ 20جون 1986ء)

محترمہ رخسانہ صاحبہ کے علاوہ مندرجہ ذیل احمدی خواتین نے بھی راہ وفا میں جان کا نذرانہ پیش کیا:۔

1۔اہلیہ محترمہ حاجی میراں بخش صاحب انبالہ اگست 1940ء۔

2۔محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ قاری عاشق حسین صاحب سانگلہ ہل 9/اگست 1978ء۔

3۔محترمہ ایڈوٹ صاحبہ جماعت چیانڈرم ، انڈونیشیا اندازاً 1948ء۔

4۔محترمہ اویسہ صاحبہ جماعت چیانڈرم ، انڈونیشیا اندازاً 1950ء۔

5۔مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلیم بٹ صاحب چونڈہ پاکستان کے بارے میں الفضل 19جون 1999ء صفحہ 1 کالم 4 پر لکھا ہے:۔

''آپ 2مئی کو دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں قریبی گاؤں ڈوگراں گئی تھیں۔ایک نو مبائع مکرم عابد صاحب کے گھر میں بیٹھی تھیں کہ ایک مخالف نے چھری سے وار کر کے شدید زخمی کر دیا۔ہسپتال میں 13 بوتلیں خون دیا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہوسکیں اور 9مئی 1999ء میں خدائے تعالیٰ کی راہ میں قربان ہوگئیں۔''

''شہدائے احمدیت میں ڈاکٹر نسیم بابر صاحب (جو اسلام آباد یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر تھے) مذہبی تعصب اور (دین حق) کے نام لیواؤں کی سنگدلی کا شکار ہوئے۔سب سے بڑا بچہ 8 سال کا دوسرا 6 سال کا اور تیسرا صرف 2 سال کا تھا جب انسان نما بھیڑیوں نے ان کے باپ کو اور باپ کی انمول شخصیت کو ہمیشہ کے لئے ان سے چھین لیا۔مکرمہ بیگم نسیم بابر نے اپنے تاثرات کو قلم بند کیا ہے۔اس جوان بیوہ نے جس صبر و رضا کا نمونہ دکھایا ہے شاذ ہی ایسے دلگداز مواقع پر ممکن ہے۔اپنے مضمون کی ابتداء میں قاتلوں کا بے وقت گھر کے اندر آکر کلاشنکوف کے فائر کر کے ڈاکٹر نسیم بابر کو خون میں نہلانا اور پھر ہسپتال لے جانے سے لے کر وفات کا تذکرہ کیا ہے۔پھر ہسپتال سے گھر آکر بچوں کا خیال رکھنا......... لکھتی ہیں۔

''میں ساری رات بچوں کے کمرے میں ان کے سرہانے بیٹھی رہی اس وقت مجھے یہ احساس تھا کہ گھر میں غیر معمولی کیفیت دیکھ کر روتی آنکھوں اور چیزوں سے وہ خوفزدہ نہ ہوجائیں۔صبح معمول کے مطابق بچے اٹھے۔بیٹے سنی نے مجھے خلافِ معمول سرہانے پا کر ایک دم پوچھا امی پاپا کہاں ہیں؟ میں نے بہت آہستہ سے دونوں بچوں کو سمجھایا کہ رات آپ کے پاپا اللہ میاں کے پاس چلے گئے ہیں کیونکہ ان کی عمر ختم ہوگئی تھی۔ہمیں بھی اپنی عمر ختم کر کے اللہ کے پاس جانا ہے۔پھر میں نے انہیں بتایا کہ آپ کے پاپا اللہ میاں کی راہ میں قربان ہوگئے ہیں وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔یہ آپ کی خوش قسمتی ہے۔گھبرانے والی بات نہیں۔دونوں بچے جو پہلے رو پڑے تھے آنسو پونچھ کر مسکرانے لگے اور گھر میں آئے لوگوں سے ملنے لگے۔

بابر کو بڑے اعزاز سے ربوہ میں دفن کیا گیا۔زندگی معمول پر آنے لگی اور اس کے ساتھ ہی میرے اور میرے خدا کے درمیان ایک عجیب تعلق پیدا ہوا جو شاید میں پوری طرح الفاظ میں کھل کر بیان بھی نہ کر سکوں۔اس تعلق کو سمجھنا بھی ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔کیونکہ میں جانتی ہوں کہ جب تک یہ سب واقعہ مجھ پر نہیں گزرا تھا میں بھی بندے اور خدا کے درمیان اس خاص تعلق کو پوری طرح محسوس نہیں کر سکتی تھی۔شاید مجھ جیسے لوگوں کے لئے یہ کہا گیا ہے:۔

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

ضمناً میں عرض کردوں کہ بابر کی وفات پر میں نے کوئی غیر معمولی آہ و بکا نہیں کی۔اللہ نے مجھے ہمت دی اور ایک بھی لفظ بے صبری یا شکوہ کا میرے منہ سے نہیں نکلا۔نہ میں نے حواس کھوئے۔نہ آواز بلند کی۔میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (قربان) ہونے والے کی بیوہ ہوں۔یہ میرا اعزاز ہے۔میں اللہ کی اس رحمت کو کیوں رسوا کرتی؟ یہ سب میرے اوپر میرے رب کا فضل تھا ورنہ میں کیا کر سکتی تھی۔

اب میں اس عظیم معجزے کی وضاحت کروں گی جو مجھ پر بابر کی وفات کے بعد گزرا...........

............عجیب بات ہے چند سال سے مجھے یہ احساس رہنے لگا تھا کہ خدا تعالیٰ کے مجھ پر بے شمار احسانات ہیں۔ہر خواہش زبان پر آنے سے پہلے پوری ہو جاتی ہے۔دل میں جیسے کوئی حسرت ہی نہیں تھی۔نماز پڑھتی تھی کہ سب دوسروں کے لئے مانگتی ہوں لیکن اپنے لئے کیا مانگوں؟ پھر یہ عادت بن گئی کہ نماز میں دو دعائیں لازم ہوتی تھیں کہ خدایا بابر کو میری زندگی میں ہمیشہ سلامت رکھنا اور اے اللہ اگر آزمائش آئے تو اس میں سے گزرنے کی ہمت دے دینا۔

اب سوچتی ہوں تو احساس ہوتا ہے کہ دونوں ہی دعائیں پوری ہوگئیں۔خدا نے بابر کو وفات دے کر بھی زندہ رکھا اور آزمائش گو بڑی کڑی تھی۔لیکن خدا نے اس میں سے اس طرح گزارا کہ میں اس کی رحمتوں کی پہلے سے زیادہ شکر گزار ہوگئی۔

میرے عزیز اور باقی احباب میرے صبر کو سراہتے ہیں۔ڈاکٹر پرویز ہود بھائی نے کچھ دنوں کے بعد مجھے آکر کہا ''میں آپ کے حوصلے کو سلام کرتا ہوں''۔ان تمام باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔میں دل ہی دل میں اپنے مولا سے کہتی ہوں۔واہ مولا! کمال تو تیرا ہے اور اعزاز مجھے مل رہا ہے.........

............یقیناً یہ تمام احساسات خدا ہی کے پیدا کردہ تھے جو مجھے ایک عظیم اعزاز کو سنبھالنے کا اہل بنانے کے لئے تیار کر رہا تھا..........''

(مصباح فروری 1996ء صفحہ 35 تا 37)

14/اپریل 1999ء کو خاندان حضرت مسیح موعود سے پہلی جانی قربانی کی سعادت محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد قادر صاحب کو حاصل ہوئی۔آپ حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے نواسے تھے۔

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ حضرت اقدس کی ایک پیشگوئی آپ کی ذات میں پوری ہوئی ''غلام قادر آگئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا'' آپ کی (قربانی راہ مولا) پر آپ کی والدہ محترمہ قدسیہ بیگم صاحبہ نے کمال صبر کا نمونہ پیش کیا۔بیٹے کو وقار سے رخصت کیا۔

''جزاک اللہ میرے بیٹے جزاک اللہ تمہاری جان کا نذرانہ مجھے سرفراز کر گیا ہے۔بیٹے تم نے عین جوانی میں اتنی بڑی قربانی دی تو میں تمہاری روح کو خوش کرنے کے لئے خدا کی رضا کے لئے صبر بھی نہ کروں۔میں ساری رات جاگتی ہوں دنیا کے سامنے خاموش ہوں۔مگر خدا رات کو میری چیخیں سنتا ہے۔میرے بچے صبر اپنی جگہ اور ممتا اپنی جگہ۔یہ ممتا ہی تو ہے صرف اور صرف جس کی خدا نے اپنی محبت سے مثال دی ہے۔خدا حافظ میرے بچے خدا حافظ!''

(الفضل 7جون 1999ء صفحہ 4 کالم 2)

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

بہرہ پن' وجوہات اور علاج

بہرہ پن کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

(1) موروثی یعنی وراثت میں ملتی ہے۔

(2) پیدائشی بہرہ پن

(3) پیدائش کے بعد ہونے والا بہرہ پن

موروثی بہرہ پن

موروثی بہرہ پن خاندانوں میں چلتا ہے اور کزن میرج سے اس کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

پیدائشی بہرہ پن

دوران حمل یا دوران پیدائش ماں کو خسرہ ہونا یا کوئی ممنوعہ ادویات کا استعمال یا یرقان وغیرہ سے پیدائشی بہرہ پن کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔

پیدائش کے بعد کا بہرہ پن

عام بہرہ پن یا پیدائش کے بعد کا بہرہ پن کا تعلق مختلف قسم کی انفیکشن خصوصاً گردن توڑ بخار' ٹائیفائیڈ خسرہ' کن پیڑے اور یرقان وغیرہ ہیں۔ہمارے ہاں چونکہ غذائی اور ماحولیاتی آلودگی بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے انفیکشنز کے ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ہمارے ہاں ان انفیکشنز کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کی شرح بہت زیادہ ہے۔نیز گرم مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے کان کے بہنے کا مرض بھی ترقی یافتہ ممالک کی نسبت بہت زیادہ ہے جو کہ بہرہ پن کی ایک عام وجہ ہے۔

علاج

اس کا علاج بہرہ پن کی وجہ پر منحصر ہوتا ہے۔ادویات' اپریشن' آلہ سماعت اور کاکلیر امپلانٹ سے بہرہ پن کو ختم کر کے مریض کو معاشرے کا ایک فعال رکن بنایا جا سکتا ہے یاد رکھیں کہ کاکلیر امپلانٹ کے لئے بچے کی بہترین عمر چھ سال تک ہے۔اس عمر تک کاکلیر امپلانٹ کے اپریشن کے نتائج بہت اچھے ہوتے ہیں۔چھ سال کی عمر کے بعد اس اپریشن کی کامیابی کا تناسب بتدریج کم ہوتا جاتا ہے۔

احباب جماعت اور واقفین نو بچوں اور ان کے والدین کو چاہئے کہ اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں اور کسی تکلیف وغیرہ کی صورت میں ڈاکٹری مشورہ حاصل کر کے علاج کرانے میں قطعاً تساہل نہ برتیں۔کیونکہ بسا اوقات تساہل اور تاخیر سے علاج کروانے کی بہت بھاری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو لمبی صحت والی زندگی دے اور صحت کے اصولوں اور حفظان صحت کا خیال رکھنے کی توفیق دے اور خدمت دین کی بھی توفیق دے۔آمین

آنکھ کا پردہ بصارت

اسلامی سپین کا جلیل القدر طبیب اور فلاسفر ابن رشد (1198ء) دنیا کا پہلا طبیب ہے جس نے آنکھ کے اس پردہ جس میں بصارت کی حس ہوتی ہے یعنی ریٹینا (Retina) کا صحیح سائنسی عمل بیان کیا تھا۔ (The Retian and not the lens in the eye is the photo-receptor)۔ایک اور تہلکہ خیز طبی انکشاف اس نے یہ کیا کہ جس شخص کو ایک بار چیچک ہو جائے تو پھر وہ اس کو دوبارہ لاحق نہیں ہوتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 1934ء میں جب مالی قربانی کا مطالبہ فرمایا تو مسابقت الی الخیرات کی طرف خصوصی توجہ فرمائی۔

فرمایا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو...... یہ گو معمولی باتیں ہیں مگر روحانی دنیا میں یہی چیزیں ثواب بڑھا دینے کا باعث ہوا کرتی ہیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 37)

جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ جس قدر جلد وعدے بھجوا سکیں اس کی ہر ممکن کوشش فرمائیں۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم عبدالوہاب شاہد صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ملیحہ احمد کے نکاح کا اعلان مورخہ 13رفروری 2009ء کو محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر دیوان نے اپنے گھر واقع دارالصدر میں مکرم عمران محمود صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ سے مبلغ تین لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 28مارچ 2009ء کو تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ دلہن حضرت مولانا محبوب عالم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب ابن مکرم رانا غلام مرتضیٰ صاحب مورخہ 12مارچ 2009ء کو 75سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ 13مارچ کو ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ مکرم رانا عطاء اللہ صاحب کو جماعت احمدیہ حیدرآباد میں بحیثیت جنرل سیکرٹری، سیکرٹری رشتہ ناطہ اور نائب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد خدمات کی توفیق ملی۔ رانا صاحب مرحوم کے 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں ہیں جو سب خدا تعالیٰ کے فضل سے شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت سے رانا صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خود سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

تقریب آمین

مکرم شاہد محمود احمد صاحب مدیر تحریک جدید انگریزی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی سمیلہ احمد نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ستمبر 2008ء میں قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ 26مارچ 2009ء کو تقریب آمین منعقد کی گئی۔ جس میں مکرم مظفر احمد ظفر اٹھوال صاحب نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ عزیزہ سمیلہ احمد مکرم حبیب اللہ صاحب دارالفتوح ربوہ کی پوتی اور مکرم نثار احمد صاحب مرحوم راولپنڈی کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآن کریم کا علم و عرفان عطا فرمائے اور دین و دنیا کی تمام حسنات سے نوازے۔ آمین

تکمیل حفظ قرآن

مکرم قاری حافظ محمد صدیق راشد صاحب تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ مکرم فیاض احمد صاحب ابن مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ساکن گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد نے عرصہ ایک سال پانچ ماہ میں خاکسار کی زیرنگرانی مکمل قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ 27مارچ 2009ء کو گھسیٹ پورہ میں بعد نماز جمعہ تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں مکرم شفیع محمد صاحب صدر جماعت گھسیٹ پورہ نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم منصور احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ ھبۃ البصیر صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19رمارچ 2009ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضور انور نے بچے کا نام حماد احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب آف ننکانہ صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری حمید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹری کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری افضل طاہر صاحب صدر جماعت رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم اختر حسین صاحب آف لاہور ہمشیرہ محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مرحوم کی پچھلے ماہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم حافظ محمد شفیع صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ مرحوم کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ عرصہ 9سال سے کینسر جیسی موذی مرض میں مبتلا ہیں آجکل تکلیف نے زیادہ اثر ظاہر کیا ہے گردوں کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج تھیں اور لاہور سے روٹین کا علاج بھی جاری ہے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ معجزانہ شفاء کے سامان پیدا فرمائے۔

مکرم کاشف محمود بلوچ صاحب معلم وقف جدید گنگا پور ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں

خاکسار کی بہن عزیزہ میمونہ بشریٰ صاحبہ ساکن صادق پور ضلع عمرکوٹ چند دنوں سے پیٹ میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شکیل احمد بلوچ صاحب ساکن واٹر کورس نمبر 20 ضلع عمرکوٹ چند دنوں سے بخار، کھانسی اور دمہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تمام جماعتی و معاشرتی امور پیار، محبت اور تلقین عمل سے بخوبی چلائے جاسکتے ہیں۔

حضرت پیر محمد رمضان صاحب آف گولیکی ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود

ضلع گجرات کا گاؤں گولیکی رفقاء احمد کے حوالے سے جماعت میں معروف ہے، حضرت پیر محمد رمضان صاحب بھی مخلص بزرگان میں سے تھے۔ حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنی ایک پیشگوئی ''پچیس دن۔ یا یہ کہ پچیس دن تک'' کے شہاب ثاقب کے گرنے کی شکل میں پورا ہونے کا ذکر کیا ہے اور ساتھ ہی پچاس سے زائد افراد کی گواہیاں بھی درج فرمائی ہیں جہاں دسویں نمبر پر آپ کی گواہی ''آتشی انگار سے 31مارچ والی پیشگوئی پوری ہوئی۔'' بھی درج ہے۔ (روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 528)

سلسلہ احمدیہ کی مشہور و معروف بزرگ خاتون حضرت استانی سکینۃ النساء بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب آپ ہی کی بیٹی تھیں۔ پیر صاحب نے 22اپریل 1908ء کو وفات پائی۔ آپ کے ایک بیٹے حضرت قاضی رشید احمد ارشد صاحب گولیکی کی روایات رجسٹر روایات رفقاء نمبر 7 میں درج ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ بابت ترکہ مکرم محمد اشرف صاحب)

مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم محمد اشرف صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 25/9 محلّہ دارالنصر غربی ربوہ میں سے 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم عطاء الباری صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم عمر صدیق صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ راشدہ اشرف صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب (بیٹا)
6۔ مکرم عطاء الحلیم صاحب (بیٹا)
7۔ مکرمہ عابدہ مریم صاحبہ (بیٹی)
8۔ مکرم یاسر احمد صاحب (بیٹا)
9۔ مکرم عطاء الرحیم صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

درخواست دعا

محترم عبدالرشید خان صاحب صدر محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ کو چند دنوں سے دوبارہ اعصابی تکلیف ہوگئی ہے اور چہرے پر درد اور تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے اس خادم سلسلہ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم غلام رسول صاحب کارکن روزنامہ الفضل کا 18/اپریل 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ناک کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل وعاجل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم بدرالزمان صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قمرالزمان صاحب کو موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ میں چہرہ اور ہونٹوں پر چوٹیں آئی ہیں اور جبڑہ فریکچر ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد جبڑوں کو ٹھیک کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا کرے اور ہر طرح کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد انوارالحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ آنسہ یوسف بنت مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب راولپنڈی حال محلّہ سلامت پورہ راہوالی ضلع گوجرانوالہ گزشتہ کئی ماہ سے معدہ وجگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے ضعف کی وجہ سے جسم میں کافی کمزوری ہوگئی ہے خوراک کھانے کے فوراً بعد الٹی ہو جاتی ہے ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق عزیزہ کی خوراک والی نالی سکڑ گئی ہے علاج جاری ہے مگر ابھی تسلی بخش کیفیت نظر نہیں آ رہی۔ تشویش بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب کرام سے اس عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ وہ قادر مطلق شافی خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت وتندرستی عطا فرمائے۔ آمین

مکرم شیخ زاہد محمود صاحب شیزان فیکٹری لاہور تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 19/اپریل 2009ء کو میرے سسر مکرم غلام احمد سرور صاحب صدر محلّہ طاہر آباد شرقی جھنگ سے ربوہ آتے ہوئے ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں ان کے ساتھ ان کی اہلیہ بھی زخمی ہوئی ہیں۔

نیز اسی حادثہ میں میرے بھائی کے ہم زلف مکرم شاہد محمود صاحب دارالعلوم جنوبی بھی زخمی ہیں اور ان کی اہلیہ شدید زخمی ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان سب احباب کی کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

امریکہ سوات کی صورتحال سے پریشان نہ ہو

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ امریکہ سوات کی صورتحال سے پریشان نہ ہو، ہمیں خود پتہ ہے کہ سوات میں کیا کرنا ہے۔ لانگ مارچ کے موقع پر چیف آف آرمی سٹاف جنرل کیانی نے میری اجازت سے چوہدری اعتزاز احسن کو فون کیا تھا۔ کیپٹل ٹاک میں حامد میر سے گفتگو کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ انہیں صوفی محمد کے بیانات سے کوئی پریشانی نہیں ہے کیونکہ عوام ہمارے ساتھ ہیں۔ صوفی محمد کے بیانات ان کی ذاتی رائے ہے، تبصرہ نہیں کر سکتا۔ سوات میں امن بحالی پر نظام عدل ریگولیشن کو تحفظ دیا جائے گا، سوات میں امن بحال ہو رہا ہے۔ سوات کے حوالے سے امریکہ کے تحفظات کو دور اور قائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، امریکہ کو زیادہ فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

سینٹ میں نظام عدل ریگولیشن پر شور شرابا اور ہنگامہ

سینٹ میں شور شرابے اور ہنگامے کے باعث نظام عدل ریگولیشن پیش نہ ہو سکا۔ چیئرمین سینٹ نے نظام عدل ریگولیشن پیش کرنے سے متعلق رولنگ محفوظ کر لی۔ پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر ڈاکٹر بابر اعوان نے نظام عدل ریگولیشن کا بل پیش کرنے کی کوشش کی جس پر ایوان بالا میں شور شرابا اور احتجاج شروع ہو گیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے سینیٹر اور وفاقی وزیر بابر غوری نے کہا کہ صوفی محمد نے پارلیمنٹ کو غیر شرعی کہا ہے۔ چیئرمین اس پر رولنگ دیں۔ پارلیمنٹ اور عدلیہ کو غیر شرعی قرار دے کر ان کی توہین کی جا رہی ہے۔ چیئرمین سینٹ کے رولنگ نہ دینے پر ایم کیو ایم اور اپوزیشن کے ارکان نے سینٹ سے واک آؤٹ کیا۔

اورکزئی ایجنسی، بمباری سے مزید 20 افراد جاں بحق

اورکزئی ایجنسی میں سیکیورٹی فورسز کی عسکریت پسندوں پر بمباری جاری ہے۔ سیکیورٹی فورسز نے عسکریت پسندوں کے ٹھکانوں پر جیٹ طیاروں اور گن شپ ہیلی کاپٹرز سے بمباری کی جس سے مزید 20 عسکریت پسند مارے گئے، طالبان کمانڈر مولوی حکیم اللہ محسود حملے میں بال بال بچ گئے۔ سی این این کے مطابق پاک فوج اور انٹیلی جنس افسروں نے بتایا ہے کہ حملے کا ٹارگٹ طالبان کے کمانڈر مولوی حکیم اللہ محسود ہی تھے۔

بھارت نے پاکستان سمیت تمام پڑوسی ممالک کی نگرانی کیلئے جاسوس سیارہ خلا میں بھیج دیا

بھارت نے ایک انتہائی جدید جاسوس مصنوعی سیارہ خلا میں بھیجا ہے جس سے پاکستان سمیت تمام پڑوسی ملکوں پر نظر رکھی جا سکے گی۔ تین سو کلوگرام وزن کا یہ ریڈار امیجنگ سیارہ اسرائیل ایرو سپیس انڈسٹریز نے تیار کیا ہے۔ یہ جاسوس سیارہ دراصل اسرائیل کا ''ٹکسار'' سیارہ ہے جو خالصتاً فوجی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کا نام ریسیٹ 2 رکھا گیا ہے اور اسے خلا میں ایک بھارتی راکٹ کے ذریعے بھیجا گیا ہے۔ یہ زمین سے 550 کلومیٹر کی اونچائی پر مدار میں گردش کرے گا۔

پنجاب میں تمام گریڈز کیلئے سرکاری ملازمتوں پر عائد پابندی ختم، نوٹیفکیشن جاری

حکومت پنجاب نے تمام گریڈز کیلئے سرکاری ملازمتوں پر عائد پابندی ختم کرنے کا نوٹیفکیشن جاری کرتے ہوئے سرکاری اداروں میں خالی آسامیاں 15 مئی 2009ء تک پر کر کے آگاہ کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔ سرکاری مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ بے ضابطگی کا ذمہ دار ادارہ کا سربراہ ہوگا۔

بار بار بجلی کی بندش، روزمرہ زندگی بری طرح متاثر

ملک بھر میں بجلی کا بحران سنگین ہوتا جا رہا ہے۔ جس سے روزمرہ کی زندگی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ بار بار بجلی بند ہونے سے ربوہ شہر کے گھریلو صارفین بالخصوص زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، انہیں روزانہ دن کا بڑا حصہ بجلی کے بغیر گزارنا پڑ رہا ہے، بالخصوص رات کے اوقات میں گھریلو صارفین کو محض دو تین گھنٹے کے لئے بجلی ملتی ہے، لوگوں کی راتیں جاگتے اور مچھروں کا مقابلہ کرتے گزرنے لگی ہیں جس سے شہریوں میں اعصابی تناؤ بڑھ رہا ہے۔ شہریوں نے واپڈا احکام سے ہمدردانہ اپیل کی ہے کہ حالیہ غیر اعلانیہ طویل لوڈ شیڈنگ ختم کر کے لوڈ شیڈنگ کو کم اور

پرانے مریضوں کا نیا علاج
ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ
0334-6372030

ربوہ میں طلوع وغروب 22/اپریل

طلوع فجر	5:05
طلوع آفتاب	6:30
زوال آفتاب	1:07
غروب آفتاب	7:44

موسم بدل رہا ہے
اور گرد وغبار کی وجہ سے نزلہ زکام کھانسی اور گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اس لئے روزانہ صبح وشام شربت صدر کی ایک خوراک پی لینے سے اللہ کے فضل سے ساتھ نزلہ زکام سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ والے
6214029 دارالفتوح شرقی گلی نمبر 1 ربوہ 0334-6201283

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیاں (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب ورہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

گریس فارما پاکستان
مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز
91-AII جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/ basit@icpp.icci.org.pk

FD-10